بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نماز اور زینت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم صرف ایک یعنی: اللہ تبارک وتعالےٰ .. اللہ کے سوا کوئی نہیں

ہمارا امام صرف ایک یعنی: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .. فرقہ وارانہ امام نہیں

ہمارا دین صرف ایک یعنی: اللہ کا پسند کردہ دین اسلام .. فرقہ وارانہ مذہب نہیں

ہمارا نام صرف ایک یعنی: اللہ کا رکھا ہوا نام: مسلم .. فرقہ وارانہ نام نہیں

بنیادِ محبت صرف ایک یعنی: اللہ تعالےٰ سے تعلق .. دُنیوی تعلقات نہیں

وَجہِ افتخار صرف ایک یعنی: ایمان باللہِ العظیم .. وطن اور زبان نہیں

اگر آپ ہماری اس دعوت سے متفق ہیں تو ہمارے سَاتھ تعاون فرمائیں تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں

جماعت المسلمین

مرکز: مسجد المسلمین، سروے نمبر: ۵۳۸، تا کلاس ۵۵، دیہ مہران، کھوکراپار ۲ ½، ملیر ٹاؤن، کراچی

دفتر: B-6 بیت الفرقان، SB-12، بلاک 13-C گلشنِ اقبال، مین یونیورسٹی روڈ، کراچی

جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلۂ اشاعت ۲۸

نماز اور زینت

ہر کام کو انجام دینے کے دو طریقے ہوتے ہیں :-

(۱) ایک عمدہ اور دلفریب ،

(۲) دوسرا ناپسندیدہ اور مکروہ ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِنْ کِبْرٍ

وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا ۔

ایک شخص نے عرض کیا :-

اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنْ یَّکُوْنَ ثَوْبُہٗ حَسَنًا وَّ نَعْلُہٗ حَسَنَۃً

بے شک آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو اور اس کی جوتی اچھی ہو (کیا یہ بھی تکبر ہے) ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُّحِبُّ الْجَمَالَ اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَ غَمْطُ النَّاسِ

اللہ خوبصورت ہے ، خوبصورتی کو پسند کرتا ہے ۔ تکبر تو حق کو تسلیم نہ کرنا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے ۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب تحریم الکبر جزء اول ص۵۱ و ص۵۲)

مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ اچھا کپڑا خوبصورتی میں شمار

ہوتا ہے اور خوبصورتی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے لہذا جو چیز اللہ تعالیٰ کو پسند ہے ہمیں بھی وہی چیز پسند ہونی چاہیئے یعنی ہمارے کپڑے خوبصورت ہونے چاہئیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

مَنْ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَیْہِ نِعْمَۃً فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یُحِبُّ اَنْ یَّرٰی اَثَرَ نِعْمَتِہٖ عَلٰی عَبْدِہٖ۔ (رواہُ احمد۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ ص۲۳۵ وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ ص۱۲۵۲)	جس شخص کو اللہ عزوجل نعمت سے سرفراز فرمائے تو اللہ عزوجل اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنی اس نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے۔

مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو خوبصورتی پسند ہے اور یہ کہ جب اللہ عزوجل کسی کو کوئی نعمت دیتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ اس نعمت کا اثر اُس بندے پر ظاہر ہو یعنی اگر اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کو مال دیا ہے تو اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ اس مال کا اثر اس بندے کے لباس سے ظاہر ہو۔ نتیجہ یہ نکلا کہ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو خوبصورتی پسند ہے لہذا اُسے خوبصورت لباس پسند ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ فراخی دے اُسے چاہیئے کہ خوبصورت لباس پہنے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَۃَ اللّٰہِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِہٖ	(اے رسول، ان سے) پوچھیئے (بناؤ) اللہ کی زینت کو جس کو اللہ نے اپنے

وَالطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِیَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا خَالِصَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ○ (الاعراف ۳۲)

بندوں کے لیئے پیدا کیا ہے اور کھانے کی پاکیزہ چیزوں کو کس نے حرام کیا ؟ (اے رسول، آپ) کہدیجئے یہ (چیزیں) دنیا کی زندگی میں مؤمنین کے لئے ہیں (اور) آخرت میں خالص انہی کا حصّہ ہوں گی۔ جاننے والوں (سمجھنے والوں) کے لئے ہم اس طرح آیات کو کھول کھول کر بیان کر رہے ہیں۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ

(۱) جو لوگ اللہ تعالےٰ کی زینت بخش چیزوں کو حرام کر لیتے ہیں اللہ تعالےٰ ان سے خوش نہیں۔ اللہ عز و جل کو یہ بات پسند نہیں کہ جس چیز کو اللہ تعالےٰ زینت کے طور پر اپنے بندوں کے لئے پیدا کرے، بندے اس کو اپنے اوپر حرام کرلیں اور ترک زینت کو نیکی سمجھنے لگیں۔

(۲) اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ جن زینت دینے والی چیزوں کو اس نے بندوں کے لئے پیدا کیا ہے، بندے انہیں استعمال کریں اور اِنَّ اللهَ جَمِیْلٌ یُّحِبُّ الْجَمَالَ کی تصویر بن جائیں۔

(۳) یہ نعمت کی چیزیں اللہ ذو الجلال والاکرام نے ایمان والوں کے لئے پیدا کی ہیں اگرچہ دنیا کی زندگی میں کافر بھی ان سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔

(۴) آخرت میں یہ زینت کی چیزیں صرف ایمان والوں کو ملیں گی، کافران سے محروم رہیں گے۔

(۵) اس آیت کا تقاضا یہ ہے کہ مؤمنین اچھے سے اچھا لباس پہنیں اور اللہ تعالےٰ کی رضاء اور اس کی پسند کے رنگ میں رنگ جائیں اور جو نعمت اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے پیدا کی ہے اُس سے اعراض نہ کریں۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا (الاعراف - ۲۶)

اے بنی آدم، ہم نے تم پر لباس نازل فرمایا ہے کہ تمہاری ستر پوشی کرے اور (تمہارے لئے) زینت (بخش) ہو۔

اِس آیت سے ثابت ہوا کہ لباس کا مقصد صرف ستر پوشی ہی نہیں بلکہ زینت بھی ہے۔ جو لباس زینت بخش نہ ہو وہ درحقیقت اپنے مقصدِ تخلیق کے لحاظ سے ناقص ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں لباس کے نزول کو اپنی ایک نعمت کے طور پر پیش کیا اور اپنے بندوں پر اپنے احسان کو جتایا ہے۔ آیت سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ کا منشاء یہ ہے کہ لباس ایسا ہونا چاہیئے جو انسان کو زینت دے۔ اگر لباس ایسا ہو جو صرف ستر پوشی کے مقصد کو پورا کرتا ہو لیکن زینت بخش نہ ہو تو یہ اللہ تعالےٰ کی منشاء کے خلاف ہے۔

مندرجہ بالا آیات و احادیث کا خلاصہ یہ ہوا کہ

(۱) اللہ تعالےٰ کو خوبصورتی پسند ہے۔

(۲) مؤمنین کو خوبصورت لباس پہننا چاہیئے اور زینت کی چیزیں استعمال کرنی چاہیئں۔

جب اللہ تعالےٰ ہر حال میں خوبصورتی اور خوبصورت لباس کو پسند کرتا ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ خاص اس حالت میں جبکہ بندے اس

کے دربار میں حاضری دیں خوبصورت لباس کو پسند نہ کرے یعنی یہ نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالےٰ تمام حالات میں تو خوبصورت لباس پسند کرے لیکن نماز کی حالت میں خوبصورت لباس کو پسند نہ کرے۔ اللہ تعالےٰ کی پسند کا تقاضا یہ ہے کہ نماز میں جبکہ بندہ اللہ تعالےٰ کے دربار میں حاضر ہوتا ہے اس کا لباس کچھ اور زیادہ ہی اچھا ہونا چاہیئے اور یہ چیز قرآن مجید سے ثابت ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ — اے بنی آدم، ہر نماز کے وقت اپنی زینت (کی چیزیں) پہن لیا کرو۔ (الاعراف ۳۱)

اگرچہ عام حالات میں بھی اللہ تعالےٰ کی پسند اور زینت کی تخلیق کی غرض و غایت کا تقاضا یہ ہے کہ زینت کی چیزیں استعمال کی جائیں لیکن نماز کی حالت میں تو اللہ تعالےٰ نے صاف اور صریح الفاظ میں زینت کی چیزیں پہننے کو فرض کر دیا۔ اب جو شخص نماز کی حالت میں زینت کی چیزیں نہیں پہنتا وہ اللہ تعالےٰ کے حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے اور وہ کام کرتا ہے جو اللہ تعالےٰ کو ناپسند ہے۔

اس آیت کا منشاء یہ ہے کہ نماز کی حالت میں لباس کامل اور زینت بخش ہو۔

جوتی اور ٹوپی یا عمامہ وغیرہ یہ سب لباسِ کامل کے اجزاء اور زینت کی چیزیں ہیں لہذا ان سب کو پہن کر نماز پڑھنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اب اگر کسی حدیث سے یہ ثابت ہو جائے کہ جوتی اور ٹوپی یا عمامہ زینت کے لیے ضروری اجزاء نہیں ہیں کہ ان کے بغیر نماز پڑھنا ناجائز

ہو تو پھر یہ چیزیں آیت کے حکم سے مستثنیٰ ہو جائیں گی۔

جوتی کیونکہ عموماً فرش فروش، بستروں اور جانمازوں پر زینت شمار نہیں ہوتی لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو زینت کی ضروری اشیاء سے مستثنیٰ کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَلَا يُؤْذِ بِهِمَا أَحَدًا، لِيَجْعَلْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَوْ لِيُصَلِّ فِيهِمَا (ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ باب المصلی اذا خلع نعلیہ این یضعھما جزء اوّل ص۱۰۳ وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جزء ۲ ص۲۱۵۔ المستدرک ۱/۲۶۰)

جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور جوتیاں اتار تو ان کے ذریعہ کسی کو ایذا نہ پہنچائے، یا تو اُن کو دونوں پیروں کے درمیان رکھ لے یا ان کو پہن کر نماز پڑھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں :-

إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَلْبَسْ نَعْلَيْهِ أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَلَا يُؤْذِي بِهِمَا غَيْرَهُ (رواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ المستدرک ۱/۲۵۹)

جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنی جوتیاں پہن لے یا ان دونوں کو اتار کر اپنے دونوں پیروں کے درمیان رکھ لے اور ان کے ذریعہ کسی دوسرے کو ایذاء نہ پہنچائے۔

الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتی کو نماز میں زینت کے ضروری اجزاء سے مستثنیٰ کر دیا۔ ٹوپی یا عمامہ کو مستثنیٰ نہیں کیا گیا اور کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ننگے سر نماز پڑھی ہو خصوصاً ایسی صورت میں کہ آپ کے پاس ٹوپی یا عمامہ موجود ہو۔ لہذا عمامہ یا ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا آیت مذکورہ بالا کے لحاظ سے

ضروری ہے۔

اشکال کہا جاتا ہے کہ حضرت جابرؓ نے ننگے سر نماز پڑھی۔

جواب کسی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ حضرت جابرؓ نے ننگے سر نماز پڑھی۔

دوسرے یہ کہ صحابی کا قول یا فعل حجّت شرعیّہ نہیں ہے خصوصًا ایسی صورت میں کہ وہ کسی صحیح حدیث کے خلاف ہو اور جب حدیث کے خلاف صحابی کا قول و فعل حجت نہیں تو قرآن مجید کی آیت کے خلاف ہونے کی صورت میں تو وہ اور بھی زیادہ ناقابل حجّت ہے۔

اعتراض کہا جاتا ہے کہ سورۂ اعراف کی مذکورہ بالا آیت طواف کے متعلق ہے نہ کہ نماز کے متعلق۔ مزید برآں طواف ننگے سر کیا جاتا ہے لہذا سر کا ڈھانکنا اس آیت کا منشاء نہیں بلکہ نہ ڈھانکنا آیت کا منشاء ہے۔

جواب یہ تو صحیح ہے کہ آیتِ مذکورہ کا شانِ نزول طواف سے تعلق رکھتا ہے لیکن یہ اصول سب کو مسلّم ہے کہ کسی آیت کے شانِ نزول سے اُس آیت کے مفہوم کو مقید نہیں کیا جاتا بلکہ اس کے حکم کو عام سمجھا جاتا ہے۔ یہی صورت یہاں بھی ہے یعنی سبب نزول تو طواف ہے لیکن حکم میں طواف اور نماز دونوں شامل ہیں خصوصًا ایسی صورت میں کہ اللہ تعالٰی نے بجائے "طواف" کے "مسجد" کا لفظ استعمال کیا ہو اور پھر اس کے ساتھ لفظ "کُلّ" بھی لگا دیا ہو تاکہ مسجد حرام کی خصوصیت نہ رہے۔ اب ہر مسجد میں یا ہر نماز کے وقت زینت کرنا ضروری ہو گیا۔

{ نوٹ :۔ مسجد اسم ظرف ہے۔ اس کے معنی ہیں: (۱) نماز کی جگہ (۲) نماز کا وقت }

یہ بھی صحیح نہیں کہ طواف ننگے سر کیا جاتا ہے۔ عمرہ کا طواف حالت احرام میں ہوتا ہے اور حالت احرام میں مرد کو سر ڈھانکنا

منع ہے لہذا صرف عمرہ کا طواف ننگے سر ہونا ہے باقی حج کے طواف اور روزمرہ ہر وقت اور ہر آن چوبیس گھنٹے جو لاتعداد طواف ہوتے ہیں وہ حالت احرام میں نہیں کئے جاتے لہذا ان میں سر کو ننگا رکھنا مشروع نہیں ہے۔ لاتعداد طوافوں کے منشاء کو نظر انداز کر کے صرف ایک طواف کے منشاء پر زور دینا عجیب ہے۔ شان نزول میں طواف کا ذکر ہے نہ کہ عمرہ کے طواف کا لہذا ننگے سر کا ساخسانہ بالکل لغو اور خود ساختہ ہے۔

نماز میں زینت کرنے کے مزید دلائل

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اِنْ کَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِہٖ وَاِنْ کَانَ ضَیِّقًا فَاتَّزِرْ بِہٖ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب اذا کان الثوب ضیقا جزء ۱ صفحہ ۱۰۱)

اگر (کپڑا) کشادہ ہو تو اُسے (پورے جسم) پر لپیٹ لو اور اگر تنگ ہو تو تہ بند باندھ لو۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اوپر کا بدن بھی ڈھانکنا ضروری ہے۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَلْبَسْ ثَوْبَیْہِ فَاِنَّ اللّٰہَ اَحَقُّ اَنْ یُّتَزَیَّنَ لَہٗ (طبرانی کبیر۔ سندہ حسن۔ مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد ۲ صفحہ ۲۱۸)

جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے دونوں کپڑے پہنے اس لئے کہ اللہ زیادہ حقدار ہے کہ اس کے لئے زینت کی جائے۔

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ اوپر کا بدن بھی ڈھانکنا ضروری ہے۔ مزید برآں یہ بھی ثابت ہوا کہ جتنی زینت دوسروں کے لئے کی

جاتی ہے اللہ تعالےٰ ان سے زیادہ اُس زینت کا حقدار ہے لہٰذا نماز میں اللہ تعالےٰ کے لئے زینت کا اہتمام ہونا چاہیئے۔

(۳) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں :۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمَعَ عَلَیْہِ ثِیَابَہٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب نسخ الوضوء مما مست النار ۱/۱۵۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے زیب تن فرمائے، پھر نماز (پڑھانے) کے لئے باہر تشریف لے گئے۔

"ثیاب" جمع کا صیغہ ہے اور جمع کا صیغہ کم از کم تین کے لئے استعمال ہوتا ہے، لہٰذا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے لباس کا خاص اہتمام فرمایا کرتے تھے۔

نماز میں کامل اور زینت بخش لباس پہنیئے



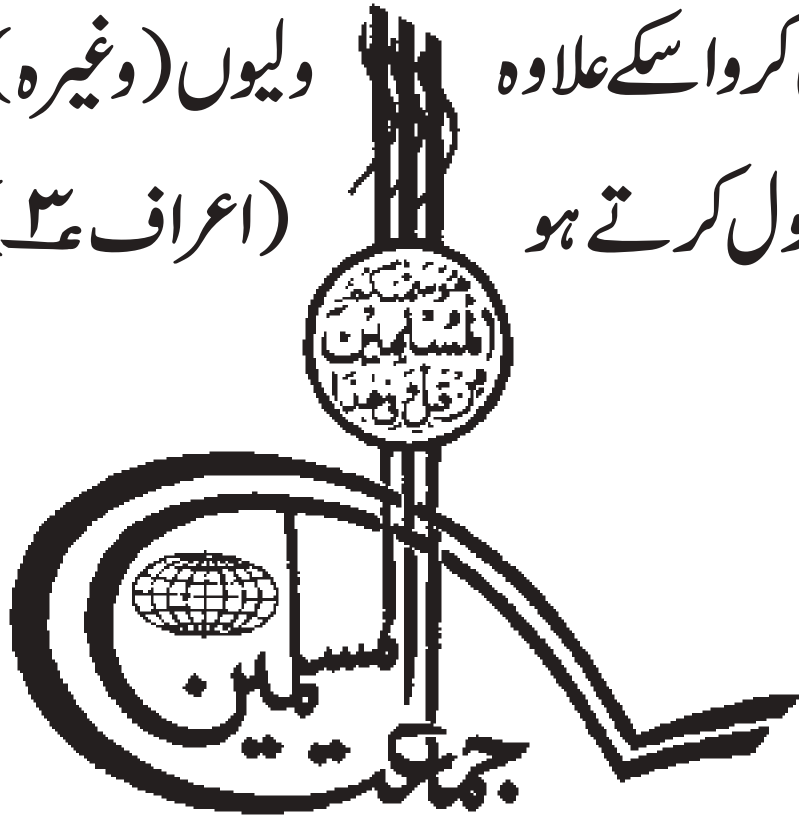
رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ ـــــ (بقرہ ـ ۱۲۸)

اے ہمارے رب ہم کو اپنا مسلِم بنا اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو مسلِم بنا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ اور اُس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام فیصلے ہی حق ہیں۔

اِتَّبِعُوۡا مَآ اُنۡزِلَ اِلَیۡکُمۡ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَلَا تَتَّبِعُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اَوۡلِیَآءَ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَذَکَّرُوۡنَ ۝۳ (اے لوگو) جو شریعت تم پر تمہارے ربّ کی طرف سے نازل ہوئی ہے (بس) اُسی کی پیروی کرو اسکے علاوہ ولیوں (وغیرہ) کی پیروی نہ کرو (مگر) تم نصیحت کم ہی قبول کرتے ہو (اعراف ۳)



خاتم الانبیآء، امام الانبیآء، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ حق:

تَلۡزَمُ جَمَاعَةَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ وَاِمَامَهُمۡ، فَقُلۡتُ فَاِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّهُمۡ جَمَاعَةٌ وَّلَا اِمَامٌ؟ قَالَ فَاعۡتَزِلۡ تِلۡكَ الۡفِرَقَ كُلَّهَا ......

جماعت المسلمین اور اُس کے اِمام کو لازم پکڑنا، پوچھا: اگر جماعت اور اُس کا امام نہ ہو تو کیا کروں؟ فرمایا: (تو بھی) تمام فرقوں سے علیٰحدہ رہنا۔۔۔۔

(صحیح بخاری کتاب الفتن، صحیح مسلم کتاب الامارت)

مرکز: مسجد المسلمین، سروے نمبر 538، تا کلاس 55 دیہہ مہران،
نزد کھوکراپار $2\frac{1}{2}$ ملیر ٹاؤن، کراچی۔ فون 021-34513806 فیکس 021-3815563

دفتر: جماعت المسلمین B-6 بیت الفرقان، SB-12، بلاک 13-C گلشنِ اقبال،
مین یونیورسٹی روڈ، کراچی ـــــــ فون 4815560-2

www.aljamaat.org